مسلمانوں کے لیے مشن

جنوبی افریقہ کے سفید فام مقامی مسلمانوں میں کام کر رہے ہیں۔

[ذیل کی رپورٹ Pulse کے ایک حالیہ شمارے میں شائع ہوئی ہے۔مدیر]

جنوبی افریقہ جیسے مسیحی اکثریت کے ملکوں میں ایک خطرہ یہ رہا ہے کہ مذہبی اقلیتیں زیادہ نمایاں نہیں ہوتیں اور فراموش کر دی جاتی ہیں۔ چرچ عالمی مشن میں منہمک رہتے ہیں مگر اپنے گردو نواح میں غیر مسیحی گروہوں پر بمشکل ہی توجہ دیتے ہیں۔ بیرونی مشنوں کے پُر آسائش ماحول سے کٹ کر اپنے گردو نواح میں دوسرے مذاہب کے لوگوں میں تبشیر کے لیے خصوصی انداز اور جذبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ افریقان زبان بولنے والے ایک سفید فام جیوری گوسن جذبے اور طرزِ تبشیر دونوں خوبیوں سے متصف ہے۔

جیوری گوسن جنوبی افریقہ کے صوبہ کیپ کے مغربی خطّے میں تبشیری کام کر رہے ہیں اور دیہات میں ایک ایک مسلمان کے گھر جا کر اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ "مسلمان بڑے مہمان نواز لوگ ہیں۔" اندازاً دولاکھ مسلمان اس خطّے میں آباد ہیں۔

چار کروڑ سے زائد آبادی کے اِس ملک میں مسلمان دو فیصد سے بھی کم ہیں۔ جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کے دو گروہ ہیں۔ کیپ کے رہنے والے مسلمان زیادہ تر ملائیشیا سے تعلق رکھتے ہیں جو ۱۶۶۷ء میں یہاں آئے تھے۔ ہندوستانی مسلمان نو آبادیاتی دور میں بطور تاجر آئے اور اب جنوبی افریقہ کی برادری کا جزو لانیفک ہیں۔ گوسن کی رپورٹ کے مطابق سیاہ فام آبادی میں بھی مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ سفید فام مسلمانوں کی تعداد صرف دو ہزار ہے۔

مغربی کیپ میں ایک مبشّر کے طور پر کام کرتے ہوئے جناب گوسن نے محسوس کیا ہے کہ مسلمان اپنے گھروں میں ایک مبشّر کو خوش آمدید کہتے ہیں اور مذہب پر بات چیت بھی کرتے ہیں لیکن مسیحیت کی اِس لیے شدید مزاحمت کرتے ہیں کہ یہ اب تک ظلم و تشدد سے منسلک رہی ہے۔ (ماضی قریب میں "ڈچ ریفارمڈ چرچ" کو "دُعا میں مشغول قومیت پرست پارٹی" کہا جاتا رہا ہے۔)

اقلیت میں ہونے کے باعث مسلمان اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ اپنی پہچان میں تحفّظ محسوس کرتے ہیں اور مسیحیوں کے ساتھ اپنی شناخت کرانے کو ترجیح نہیں دیتے۔ جناب گوسن کے بقول "جو مسلمان مذہب تبدیل کر لیتے ہیں، مسلم برادری اُنہیں کلیتہً مسترد کر دیتی ہے۔"

جناب گوسن تسلیم کرتے ہیں کہ جنوبی افریقہ میں اپنے سات سالہ تبشیری کام میں اُنہوں نے "تبدیلی مذہب" کا کوئی بڑا واقعہ نہیں دیکھا۔ "ہم نے چند لوگوں کو مذہب تبدیل کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ اِس سلسلے میں اُن کی مدد کی جانی چاہیے۔" جناب گوسن کی اہلیہ میگڈالین بھی مبشّرہ میں جو خواتین کی مدد کرتی ہیں تاکہ مسلمان خواتین سے رابطہ قائم کر سکیں۔

کسی مسلمان کے مسیح پر ایمان لانے کی خاطر محنت کے ساتھ ساتھ جناب جیوری اور محترمہ میگڈالین کو نو مسیحی کی تربیت کے اہم عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ "تم کسی مسلمان کو مسیح تک پہنچانے کے بعد چھوڑ نہیں سکتے۔" تجربے سے جناب جیوری گوسن اور اُن کی اہلیہ پر واضح ہوا ہے کہ ایک نو مسیحی (جو پہلے مسلمان رہا ہو) کے لیے ایمان کے چار کلیدی شعبوں —— عقیدہ، عبادت، دینی خدمت اور کردار—— میں تربیّت ضروری ہے۔

عقیدے کے شعبے میں ایک نو مسیحی صفر سے آغاز کرتا ہے۔ اُسے خداوند تعالیٰ، یسوع مسیح، روح القدس، مکاشفہ اور کتاب مقدّس جیسے بنیادی انجیلی تصّورات سے متعارف کرنا ہوتا ہے۔ "مسلمانوں سے آنے والے نو مسیحی اِن عقائد کے بارے میں اسلامی تصّورات رکھتے ہیں۔"

نو مسیحیوں کو بپتسمہ، پاک شراکت، دُعا اور مطالعہَ انجیل جیسی بنیادی مسیحی عبادات میں بھی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے، تاہم جو بات جناب گوسن کو حوصلہ دلاتی ہے، وہ یہ ہے کہ مقامی چرچ مسلمانوں کے درمیان انجیل کا پیغام پھیلانے اور اُن کی تربیت میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں تک پہنچنے کے لیے جناب گوسن دو قسم کے سیمینار منعقد کرتے ہیں تاکہ مزید چرچ اس کام میں شامل ہو جائیں۔ اطلاعاتی سیمیناروں میں چرچوں کو اِس بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ علاقے میں وہ کون مسلمان ہیں جن تک انجیل کا پیغام نہیں پہنچا۔ مبشّراتی سیمیناروں میں خصوصی طور پر دینی خدمت کے حوالے سے گفتگو کی جاتی ہے۔

جناب گوسن کی تنظیم مسلمانوں کے لیے لٹریچر تیار کرتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے جب اُنہیں مسیحیت کی طرف بلایا جاتا ہے اور جب وہ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں، الگ الگ انداز کا لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ بائبل کا ایک مراسلاتی کورس بھی پیش کیا جاتا ہے۔ نو مسیحیوں کی تربیّت کے لیے مہینے میں ایک بار مسلم پس منظر رکھنے والے مسیحیوں کے اجلاس بڑے مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ہر ماہ پندرہ سے بیس آدمی یک جا ہوتے ہیں اور اِس اجتماع کو بجا طور پر "نئی زندگی کی دوستی" کا نام دیا گیا ہے۔ --